ڈاکٹر یاسمین کوثر
اسسٹنٹ پروفیسر وصدر اقبال چیئر، شعبۂ اردو، یونی ورسٹی آف سیال کوٹ

تعلیمی اداروں کے رسائل کے منتخب اقبال نمبروں میں اقبال شناسی (جشنِ ولادتِ اقبال کے تناظر میں)

Abstracts

Roots of "Iqbal shanasi" inside selected educational institution Iqbal Numbers (in view of Iqbal Day celebrations)

By Dr. Yasmeen Kausar, Assistant Professor & Head of Iqbal Chair, Department of Urdu, University of Sialkot.

125th birth anniversary of Allama Muhammad Iqbal, the government of Pakistan officially declared 2002 as the "Year of Iqbal". Apart from organizing various literary activities on this joyous occasion, renowned literary magazines and journals and educational institutions published special issues of their literary journals where not only renowned Scholars of *Iqbaliyat* but Iqbal's *Shaheens* also enthusiastically paid homage to their beloved Poet and Philosopher. Through this celebration, Iqbal was profoundly remembered at the beginning of the 21st century. Iqbal was not only a poet of the twentieth century, but his admirers proved that Iqbal was a poet of all three eras i.e. past, present and future. Iqbal was undoubtedly aware of this fact and he called himself a poet of the future. Iqbal numbers of literary journals of various colleges and universities were published this occasion. The following article will provide a brief overview of the Iqbal issues of some of these important literary journals. Among them, the names of *Almas*, *Khayaban*, *Ilm ki Roshni* and *Sir Syedain* are noteworthy.

Keywords: Literary Journals, Iqbaliat, 125 birth Anniversary, Khayaban.

علامہ محمد اقبال اردو ادب کے ایک بہت بڑے شاعر ہیں جن کی عظمت کا اعتراف ان کی حیات میں بین الاقوامی سطح پر بھی ہو چکا تھا اقبال سے اقبالیات تک کا سفر خاصا طویل ہے۔ آج تک ان کی شخصیت اور فکر و فن پر جتنا کام ہو چکا ہے اس سے ان کی اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے ۔بے شمار کتب اور رسائل و جرائد میں ان پر تحقیقی و تنقیدی کام ہوا، یونی ورسٹیوں میں تحقیقی مقالات لکھے گئے اور اب تو متعدد ملکی و بین الاقوامی یونی ورسٹیوں میں اقبال چیئرز بھی قائم ہو چکی ہیں، جس کے تحت اقبالیات کے فروغ کے لیے طلبا کو اقبالیات کا مضمون پڑھایا جاتا ہے بلکہ اقبال پر تحقیق و تنقید کو خاص اہمیت دی جاتی ہے۔ اقبالیات پر کتب اور تحقیقی نوعیت کے رسائل و جرائد بھی جاری کیے جاتے ہیں۔

تاریخ اقبالیات کا مطالعہ کرنے سے یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ تین مواقع ایسے تھے جب اقبال پر ادبی و تعلیمی رسائل و جرائد میں خاص طور پر بہت زیادہ کام کیا گیا۔ پہلا موقع اقبال کی وفات (اپریل ۱۹۳۸ء) کا تھا جب تقریباً تمام معروف ادبی رسائل نے خصوصی اقبال نمبر شائع کیے۔ دوسرا موقع نومبر ۱۹۷۷ء جشن صد سالہ ولادت اقبال کا تھا جب سرکاری سطح پر جشن اقبال بڑے جوش و خروش سے منایا گیا اور تیسرا موقع اکیسویں صدی کے آغاز کا تھا جب ولادت اقبال کے ایک سو پچیس سالہ جشن ولادت کے موقع پر حکومتِ پاکستان نے سرکاری طور پر ۲۰۰۲ء کو اقبال کا سال قرار دیا۔ اس خوشی کے موقع پر مختلف ادبی سرگرمیوں کے انعقاد کے ساتھ ساتھ نامور ادبی رسائل و جرائد کے علاوہ تعلیمی اداروں نے اپنے ادبی رسائل کے خصوصی نمبر شائع کیے، جن میں معروف ماہرین اقبالیات کے علاوہ اقبال کے شاہینوں نے بھی جوش اور جذبے سے اپنی مختلف قسم کی تحریروں سے اپنے محبوب شاعر اور مفکر کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔

یہ حقیقت ہے کہ علم کے حصول کے ساتھ غیر نصابی سرگرمیوں میں حصہ لینا بہت ضروری ہے۔ تعلیمی اداروں میں طلبا کی علمی و ادبی سرگرمیاں ان کی شخصیت کی تعمیر میں بہت اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ کسی تعلیمی ادارے کا ادبی رسالہ اس لحاظ سے بہت اہم کردار ادا کرتا ہے کہ اس کے ذریعے نوجوان طلبا اپنی مختلف ذہنی صلاحیتوں کا اظہار کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں مختلف تعلیمی اداروں میں ہونے والی علمی و ادبی سرگرمیاں بھی دیکھی جا سکتی ہیں۔ اس طرح طلبا کی ذہنی تربیت کے لیے ان میں مختلف مثبت سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کا شوق بڑھایا جا سکتا ہے۔

اردو رسائل و جرائد کی تاریخ میں کئی ایسے تعلیمی و ادبی رسائل شائع ہوتے رہے جنھوں نے ادب کی ترقی و

ترویج میں بہت بنیادی کردار ادا کیا۔ بعض رسائل تو کئی ادبی موضوعات پر خصوصی نمبر شائع کر کے زندہ جاوید ہو گئے۔ مثلاً ''مخزن''، ''نیرنگِ خیال''، ''نقوش''، ''نگار''، ''خیابان''، ''راوی''، ''الماس'' وغیرہ جیسے معروف رسائل وجرائد نے اقبال جیسے عظیم شاعر پر بھی مختلف مواقع پر اقبال نمبر شائع کیے۔ زیرِ نظر مقالے میں بھی اقبال کے ایک سوپچیس سالہ جشنِ ولادت (۲۰۰۲ء) کے موقع پر پاکستان کے تعلیمی اداروں سے شائع ہونے والے رسائل کے چند نادر اقبال نمبروں کا مختصر تنقیدی جائزہ پیش کیا جائے گا۔

اکیسویں صدی کے آغاز میں ہی بہت محبت سے جشن کے ذریعے اقبال کو خوش آمدید کہا گیا اور یہ عمل اس حقیقت کی تصدیق کرتا ہے کہ اقبال صرف بیسویں صدی کے شاعر ہی نہیں تھے بلکہ ان کے چاہنے والوں نے ثابت کیا کہ اقبال تینوں زمانوں کے شاعر تھے یعنی ماضی، حال اور مستقبل۔ اقبال بلاشبہ آشنائے حقیقت تھے اور فرمایا:

نغمہ از زخمۂ بے پرواستم
مَن نوائے شاعرِ فرداستم(۱)

(ترجمہ: مَیں ایسا نغمہ ہُوں جو مضراب کی چوٹ سے بے نیاز ہے اور میں مستقبل کا شاعر ہوں۔)

ایران کے مشہور شاعر ''ملک الشعرا'' بہار نے اقبال کے فکر و فن پر اس طرح داد دی ہے:

عصرِ حاضر خاصۂ اقبال گشت
واحدے کز صد ہزاراں بر گزشت(۲)

اردو رسائل وجرائد کی تاریخ میں اقبال نمبروں کی روایت خاصی پرانی ہے۔ اقبال نمبروں کا آغاز یوسف حسن خاں کے ''نیرنگِ خیال'' (۱۹۳۲ء) سے ہوا تھا۔(۳) اس کے بعد تو اقبال نمبروں کی اشاعت کا طویل سلسلہ نظر آتا ہے۔ خاص طور پر اقبال کی وفات کے موقع پر دیکھا جا سکتا ہے۔ تعلیمی اداروں کے رسائل میں سب سے پہلے جو اقبال نمبر شائع ہوا وہ ''نورالتعلیم'' ہے۔ یہ گکھڑ کے ایک گورنمنٹ اسکول کی اقبال سے محبت کا ایک عملی مظاہرہ تھا(۴) جسے راقمہ نے اپنی پی ایچ ڈی کی تحقیق کے دوران دریافت کیا اس سے قبل اقبالیاتی ادب میں کہیں اس کا تذکرہ نہیں ملتا جس کی تصدیق ماہر اقبال شناس ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے اپنے تحقیقی مقالہ بعنوان ''چند نادر اقبال نمبر'' میں کیا۔(۵)

جشنِ اقبال (نومبر ۲۰۰۲ء) کے موقع پر جن مختلف کالجوں اور یونی ورسٹیوں کے ادبی رسائل کے اقبال نمبر شائع کیے گئے۔ زیرِ نظر مقالے میں ان میں سے چند اہم ادبی رسائل کے اقبال نمبروں کا مختصر تنقیدی جائزہ پیش کیا

جائے گا۔ مثلاً ان میں "الماس"، "خیابان"، "علم کی روشنی"، "اقبال مشرق و مغرب کی نظر میں"، "سر سیدین" وغیرہ کے نام قابلِ ذکر ہیں۔ ان نادر اقبال نمبروں میں اقبال سے متعلق قیمتی معلومات پر مبنی مقالات شامل ہیں جو اقبالیاتی ادب میں دستاویزی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان میں سے چند کا ذکر مندرجہ ذیل کیا گیا ہے۔

اہم مضامین:

- سندھ میں اقبال شناسی از ڈاکٹر محمد یوسف خشک (الماس)
- آئن سٹائن کے تصور اضافیت کے اقبال پر اثرات از جاوید اقبال (الماس)
- نوادر، سیرت اقبال پر ایک سرسری نظر (علامہ سید محمد ذوقی کا نادر خط) از ڈاکٹر صابر کلوروی (الماس)
- خطبات اقبال: چند بنیادی مباحث از سہیل عمر (الماس)
- اقبال اور ہندو از ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی (الماس)
- اقبال کا مثالی انسان: نفسیاتی تناظر میں از ڈاکٹر سلیم اختر (الماس)
- افکار اقبال میں توحید کا ذکر از ڈاکٹر این میری شمل (خیابان)
- اقبال کا تصور مرد مومن از ڈاکٹر طاہر فاروقی (نادر مضمون) (خیابان)
- اقبال کی آفاقیت از ڈاکٹر شمس الدین صدیقی (نادر مضمون)
- اقبال کا تصور فطرت اور جدید ماحولیاتی تحریک از ڈاکٹر اشرف عدیل (خیابان)
- اقبال کا فن از ڈاکٹر نور الحسن نقوی (خیابان)
- والدہ مرحومہ کی یاد میں از ڈاکٹر نور الحسن نقوی (خیابان)
- پاکستانی جامعات میں اقبالیاتی تحقیق از ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی (خیابان)
- اقبال کا سفر بہار از جگن ناتھ آزاد (خیابان)
- علامہ اقبال کا خطبہ الٰہ آباد از فتح محمد ملک (علم کی روشنی)
- اقبال کے افکار سے انکار کیسے ہے؟ از اقبال سیف (علم کی روشنی)
- فروغ اقبالیات میں علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی کا کردار (علم کی روشنی)
- فکر اقبال کے محرکات فیض: ایک گفتگو از ڈاکٹر برہان احمد فاروقی (سر سیدین)
- مسجد قرطبہ: ایک سلسلہ خیال کے تعاقب میں از فتح محمد ملک (سر سیدین)
- اقبال: مشرق و مغرب کی نظر میں (سوندھی ٹرانسلیشن سوسائٹی، جی سی لاہور)

- اقبال اور پاکستان از فتح محمد ملک (النخیل)
- اقبال اکیسویں صدی کے پہلے سال میں (النخیل)
- اقبال کا اسلوب زندگی از عبد المجید سالک (النخیل)
- اقبال کی شاعری میں ہیئت کے تجربات از ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا (قنوان)
- اقبال اور ہمارے فکری رویے از ڈاکٹر سلیم اختر (قنوان)
- فکر اقبال کے تناظر میں پیروں اور مخدوموں کی تکریم اور ذمے داری از ڈاکٹر انوار احمد (قنوان)
- اسفار اقبال، مقاصد اور اہم واقعات از عبد اللہ شاہ ہاشمی (قنوان)
- اقبال اور تیسری دنیا از ڈاکٹر انعام الحق کوثر (قنوان)

شاہ عبد اللطیف بھٹائی یونی ورسٹی، خیر پور کے ادبی رسالہ "الماس" کا خصوصی اقبال نمبر ڈاکٹر محمد خشک صدر شعبہ اردو کی زیرِ ادارت شائع ہوا۔[۶] اس شمارے میں ڈاکٹر محمد یوسف خشک کا ایک اہم مضمون "سندھ میں اقبال شناسی" ہے جس میں انھوں نے صوبہ سندھ میں اقبال شناسی کی حالیہ صورت حال کو مثالوں کے ساتھ پیش کیا ہے۔ علاوہ ازیں کلام اقبال کے سندھی تراجم اور اس سے سندھ میں اقبال فہمی کے فروغ کو واضح کیا گیا ہے۔ جاوید اقبال کا مضمون "آئن سٹائن کے تصور اضافیت کے اقبال پر اثرات" کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔[۷]

"الماس" کے زیرِ نظر شمارے میں "نوادر" کے زیرِ عنوان مدیر نے ڈاکٹر صابر کلوروی (صدر، شعبۂ اردو، جامعہ پشاور) کا شکریہ ادا کیا جن کے تعاون سے "سیرتِ اقبال پر ایک سرسری نظر" کے زیرِ عنوان علامہ سید محمد ذوقی کا تحریر کردہ خط بنام پروفیسر طاہر فاروقی (سابق صدر، شعبۂ اردو، جامعہ پشاور) شائع ہوا۔ یہ غیر مطبوعہ خط ۱۱/مارچ ۱۹۵۰ء کو تحریر کیا گیا۔ اس خط کا عکس بھی ساتھ دیا گیا ہے۔ سہیل عمر کی زیادہ تر تحقیق اقبال کے خطبات پر ہے اس شمارے میں بھی ان کا مقالہ "خطباتِ اقبال: چند بنیادی سوالات" شامل ہے جس میں انھوں نے کلام اقبال اور خطبات کے آپس کے تعلق اور اہمیت کو واضح کرنے کے لیے چند اہم سوالات اٹھائے ہیں مثلاً اگر اقبال صرف شاعر ہوتے اور ان کے خطبات نہ ہوتے تو کیا اقبال کا وہی مقام و مرتبہ ہوتا جو آج انھیں حاصل ہے؟ اس طرح خطبات اقبال پر تفکر کی دعوت دی ہے کہ اقبال کو اس مقام پر پہنچانے میں ان کے خطبات کا کیا کردار ہے؟ اس کی تفصیل ان کی کتاب میں دیکھی جاسکتی ہے۔[۸]

رسالہ "الماس" کے اس اقبال نمبر میں ایک اور پر مغز مقالہ "اقبال اور ہندو" بھی شامل ہے جسے ماہر اقبالیات ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے تحریر کیا ہے۔ اس میں مصنف نے یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ ہندوؤں نے بھی اقبال پر

تحقیقی و تنقیدی کام کیا، تقسیم ہند کے بعد اقبالیات کے فروغ کے سلسلے میں ہندوستان میں زیادہ ساز گار حالات نہیں تھے لیکن بھارت کے مشہور اقبال شناس جگن ناتھ آزاد جیسے دانشوروں نے اس ماحول اور رجحان کو بدلنے میں بڑا اہم کردار ادا کیا۔ ان کی کاوشوں سے وقت کے ساتھ ساتھ ہندستان میں تناؤ کی فضا ختم ہو گئی مثلاً انھوں نے اپنی تحریروں سے یہ ثابت کیا کہ کلام اقبال انسانیت سے پیار اور محبت سکھاتا ہے۔ جگن ناتھ آزاد جیسی شخصیت نے اقبالیات کو ہندستان میں فروغ دینے میں بہت سی مخالفتوں کا بھی سامنا کیا لیکن آخر وہ اس مخالفانہ فضا کو کسی حد تک ختم کرنے میں کامیاب رہے۔ اس کی تفصیل ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کی کتاب ''اقبالیاتی جائزے'' میں دیکھی جا سکتی ہے۔[۹]

ڈاکٹر سلیم اختر جن کا میدان تحقیق اقبال کے فکر و فن کے نفسیاتی پہلو کو پرکھنا ہے، ان کا ایک مضمون ''اقبال کا مثالی انسان۔ نفسیاتی تناظر میں'' بھی اس شمارے کی زینت بن کر اس کی اہمیت کو بڑھا رہا ہے۔ اس مضمون میں مصنف نے اقبال کے مردِ مومن اور ایک عام شخص کی خصوصیات کا موازنہ کیا ہے اور مرد مومن کی شخصیت کو ایک عام شخص سے منفرد ثابت کرنے کے لیے اس کو نفسیات کے حوالے سے جانچنے کی ایک نئی جہت کو متعارف کرانے کی کوشش کی ہے۔ عصرِ حاضر میں مرد مومن کی ضرورت و اہمیت کو مثالوں سے واضح کیا ہے۔[۱۰]

جامعہ پشاور کے شعبہ اردو نے جشن ولادت اقبال کے سلسلے میں کافی محنت، تلاش و جستجو کے بعد علمی، ادبی اور تحقیقی رسالہ ''خیابان'' کا ۴۱۶ صفحات پر مشتمل خاصا ضخیم ''نوادرِ اقبال نمبر'' شائع کیا۔[۱۱] اس خصوصی نمبر کی اشاعت میں شعبۂ اردو، کے دو سابق صدور ڈاکٹر طاہر فاروقی اور خاطر غزنوی کی کاوشوں کا عکس نظر آتا ہے۔ اس شمارے کو سات حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے مثلاً نوادراتِ اقبال، ملفوظات اقبال، علامہ کے چار اہم اسفار، سیمی نار کے مقالات، گوشہ طلبا وغیرہ اسے ڈاکٹر صابر کلوروی نے مرتب کیا وہ اس شمارے کے بارے میں لکھتے ہیں:

> ''خیابان'' کے اس شمارے کو 'نوادرِ اقبال' کا نام اس لیے دیا گیا ہے کہ سال اقبال کے حوالے سے کچھ ایسا مواد سامنے لانا مقصود تھا جس سے اقبالیاتی تحقیق کو فروغ حاصل ہو۔ چنانچہ میں نے اپنے ذاتی ذخیرے سے بہت سا مواد اس نمبر کے لیے مختص کر دیا۔''[۱۲]

صابر کلوروی ''خیابان'' کے اس شمارے کے بارے میں مزید لکھتے ہیں کہ کچھ ایسا مواد بھی شامل کیا گیا ہے جو نوادر کے زمرے میں آتا ہے مثلاً شعبۂ اردو، کے ریکارڈ سے این میری شمل کا ''افکارِ اقبال میں توحید کا ذکر'' کے زیرِ عنوان وہ لیکچر بھی ملا جو انھوں نے شعبۂ اردو میں آ کر دیا تھا۔ علاوہ ازیں ڈاکٹر طاہر فاروقی کا ''اقبال کا تصور مردِ مومن'' اور ڈاکٹر شمس الدین صدیقی کا ''اقبال کی آفاقیت'' دو نادر مضامین بھی اس شمارے کی اہمیت بڑھا رہے ہیں۔

ڈاکٹر اشرف عدیل نے بھی مدیر کی فرمائش پر خوب صورت مضمون ''اقبال کا تصور فطرت اور جدید ماحولیاتی تحریک'' تحریر کیا۔ ڈاکٹر نور الحسن نقوی کے دو مضامین شامل ہیں۔ ان میں ''اقبال کا فن'' کو مدیر ''خاصے کی چیز'' کہتے ہیں اور اس موضوع پر اسے حرف آخر قرار دیتے ہیں۔ ان کا دوسرا مضمون ''والدہ مرحومہ کی یاد میں'' بھی شامل ہے۔ پروفیسر خاطر غزنوی کا مضمون مدیر کو اس وقت موصول ہوا جب رسالے کا مسودہ پریس میں جانے والا تھا اس لیے یہ مضمون اگلی اشاعت میں شامل کرنے کے لیے رکھ لیا گیا۔[۱۳]

اقبال کے غیر مطبوعہ خطوط، کلام، نثری تحریریں، بیانات و تقاریر، مضامین، شذرات، انٹرویو، ملفوظاتِ اقبال، اخبارات جن میں اقبال پر اہم مضامین شائع ہوئے، اقبال کے متروکہ کلام کو بھی شامل کیا گیا۔ مدیر لکھتے ہیں کہ یہ اقبال نمبر شعبۂ اردو، کے زیرِ اہتمام میڈم منور رؤف کے دور صدارت میں منعقد ہونے والے سیمی ناروں کی ایک کڑی ہے۔ خاص طور پر اقبال کے موضوع پر تیسرا کل پاکستان باڑہ گلی سیمی نار (۱۲۔۱۵/ اگست ۱۹۹۵ء) کے غیر مطبوعہ مقالات بھی شامل کیے گئے ہیں جس میں ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کا بہت اہم موضوع پر تحقیقی اور معلوماتی مضمون ''پاکستانی جامعات میں اقبالیاتی تحقیق'' بھی ہے، جس میں اقبال پر جامعات میں ہونے والے تحقیقی مقالات کے معیار پر خاص طور پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ پی ایچ ڈی کی سطح کے غیر معیاری مقالات کی بھی نشان دہی کی ہے۔[۱۴] ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے اس مقالے کو وسعت دیتے ہوئے ''جامعات میں اردو تحقیق'' کے زیرِ عنوان اسے کتابی صورت میں ایچ ای سی کے تعاون سے شائع کیا۔ اس میں بہت محنت سے دنیا کی اکیاسی (۸۱) جامعات میں جو تحقیقی مقالات تحریر کیے گئے ان کی فہرستوں کو مرتب کیا گیا۔ اس میں اقبالیات میں ہونے والے مقالات کا ایک الگ حصہ مختص کیا گیا ہے۔[۱۵]

جگن ناتھ آزاد کا مضمون ''اقبال کا سفر بہار''،[۱۶] ''گوشۂ طلبا'' کے زیرِ عنوان طلبا کے اقبال پر تحریر کردہ مقالات دیے گئے ہیں۔ الغرض یہ نوادر اقبال نمبر اقبالیاتی ادب میں دستاویزی حیثیت رکھتا ہے۔ ''ملفوظات اقبال'' میں بہت سی اقبال کی غیر مطبوعہ تحریروں کے علاوہ ان کے قریبی ساتھیوں اور معاصر ناقدین و اہلِ قلم کی نادر تحریریں بھی موجود ہیں۔ یہ وہ شخصیات ہیں جو اقبال کی شخصیت کو بہت قریب سے جانتے تھے، جن میں سے زیادہ تر اب اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔ ان نادر معلومات کی مدد سے اقبال کو سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔[۱۷]

جشن اقبال کے موقع پر علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی، اسلام آباد کے شعبہ تحقیق و جائزہ سے "علم کی روشنی" کے نام سے اقبال نمبر شائع کیا گیا جس کے چند اہم مضامین میں ''علامہ اقبال کا خطبۂ الٰہ آباد'' از فتح محمد ملک، ''اقبال کے افکار سے انکار کسے ہے؟'' از اقبال سیف، ''فروغ اقبالیات میں علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی کا کردار'' وغیرہ شامل

ہیں۔ علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی نے اقبالیات کے شعبے کو بہت ترقی دی اور اقبالیات کے مختلف موضوعات پر تحقیقی مقالات لکھوائے گئے۔ جن سے عصر حاضر کے حوالے سے اقبال کے افکار کی ضرورت و اہمیت واضح کی ہے۔[۱۸]

جشنِ ولادتِ اقبال کے موقع پر گورنمنٹ کالج یونی ورسٹی، لاہور اپنے نامور سپوت کو کیسے بھول سکتی تھی۔ چنانچہ گورنمنٹ کالج لاہور کی سوندھی ٹرانسلیشن سوسائٹی کے زیرِ اہتمام دسمبر ۲۰۰۲ء میں "اقبال: مشرق و مغرب کی نظر میں" کے موضوع پر اردو اور انگریزی مضامین کو شائع کیا گیا۔ وائس چانسلر ڈاکٹر خالد آفتاب اپنے پیغام میں لکھتے ہیں:

> "سالِ اقبال کی مناسبت سے علامہ اقبال کے فکر و فن پر مختلف زبانوں میں لکھے گئے مقالات کے تراجم کا زیرِ نظر مجموعہ جہاں گورنمنٹ کالج میں مشاہیر شناسی اپنائیت کے خرد افروز جذبے اور تابندہ روایات کا مظہر ہے تو وہاں یہ مجموعہ کالج کے ایک سابق طالب علم، استاد اور آفاقی شاعر و فلسفی علامہ اقبال سے ہماری محبت بھری عقیدت کا عکاس بھی ہے۔"[۱۹]

اقبالیاتی مضامین کے مذکورہ بالا مجموعے کے نگران ڈاکٹر خالد محمود سنجرانی لکھتے ہیں کہ ہماری یہ کوشش تھی کہ نئے مضامین کا انتخاب کیا جائے جن کے اس سے قبل تراجم نہ کیے گئے ہوں۔ مواد کی فراہمی میں جرمنی اور برطانیہ سے چند لوگوں نے مدد کی ہے۔ کلام اقبال کے تراجم کے ساتھ ساتھ عالمی سطح پر مشہور ماہر اقبالیات کی تحریروں کو بھی شامل کیا ہے۔ اردو کے علاوہ انگریزی حصے میں فرانسیسی، عربی اور فارسی زبانوں سے تراجم کیے گئے۔ ملک کی بڑی بڑی لائبریریوں کی خاک چھاننے کے بعد یہ قیمتی مواد جمع کیا گیا۔

ایف جی سر سید کالج، راولپنڈی کے ادبی رسالہ "سرسیدین" کا بھی سال اقبال کی مناسبت سے خصوصی نمبر شائع کیا گیا۔ مصور اقبال، اسلم کمال کے فن کارانہ نمونے دیے گئے ہیں۔ علامہ کی شاعری کو مصور کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ "فکرِ اقبال کے محرکات فیض: ایک گفتگو (بحوالہ اقبال)" ڈاکٹر برہان احمد فاروقی کا معلومات افزا مضمون ہے، یہ "اردو ڈائجسٹ" (اپریل ۱۹۶۴ء) سے ماخوذ ہے۔ فتح محمد ملک کے مضمون "مسجدِ قرطبہ: ایک سلسلہ خیال کے تعاقب میں" میں نظم "مسجد قرطبہ" کا فکری و فنی جائزہ لیا گیا ہے۔[۲۰]

گورنمنٹ اسلامیہ کالج، سانگلہ ہل نے بھی اپنا رسالہ لب جو" کا نومبر ۲۰۰۲ء میں خاصا ضخیم اقبال نمبر شائع کیا۔ اس میں طلبا اور اساتذہ کے علاوہ نامور اقبال شناسوں کی تحریروں کو بھی شامل کیا ہے تاکہ تین طرح سے فوائد حاصل ہو سکیں ایک تو بہترین تحریروں کے نمونے طلبا کو میسر آ جائیں گے، دوسرا بڑے اہلِ قلم کے فکر و فن سے

آگاہی ملے گی اور تیسرا فائدہ یہ ہو گا جدید اور قدیم خیالات اور فکر و فن کے حسین امتزاج سے نیرنگی پیدا ہو گی۔(۲۱)

گورنمنٹ ولایت حسین اسلامیہ ڈگری کالج، ملتان سے "النخیل" کے نام سے اقبال نمبر شائع کیا گیا۔ اس کے اہم مضامین میں فتح محمد ملک کا مضمون "اقبال اور پاکستان" ہے جس میں فکر اقبال کی روشنی میں پاکستان کے بہتر مستقبل کے حوالے سے یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ کس طرح ہم اقبال کے پیغام پر عمل کر کے کامیاب ہو سکتے ہیں۔ ایک اور اہم مضمون "اقبال شناسی: اکیسویں صدی کے پہلے سال میں" ہے جسے ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے بڑی محنت سے تحقیق کر کے یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ اس سال کن کن اقبال شناسوں اور اداروں کی طرف سے اقبالیات پر کتب، رسائل کے خصوصی نمبر شائع کیے گئے اور اقبال پر کانفرنسز سیمی نار اور دیگر ادبی پروگرام کا انعقاد کیا گیا اور جو کام ہوا وہ کس نوعیت کا ہے؟ اس سے اقبالیاتی ادب کو کتنا فائدہ ہوا اور مستقبل میں اقبالیات کے محققین کے لیے کتنا سود مند ہو گا؟ علاوہ ازیں کالج میں منعقدہ مقابلہ مضمون نویسی میں انعام یافتہ مضامین بھی شامل کیے گئے۔(۲۲)

گورنمنٹ ملت کالج، ملتان نے بھی جشن ولادت اقبال کی مناسبت سے "قنوان" نامی ادبی رسالے کا اقبال نمبر شائع کیا جس میں چند مختلف موضوعات پر اہم مضامین یہ ہیں، "اقبال کا اسلوب زندگی" از عبدالمجید سالک، "اقبال کی اردو شاعری میں ہیئت کے تجربے" از ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا، "کلام اقبال میں رومانیت اور کلاسیکیت" از ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی، "اقبال اور ہمارے فکری رویے" از ڈاکٹر سلیم اختر، "فکرِ اقبال کے تناظر میں پیروں اور مخدوموں کی تکریم اور ذمے داری" از ڈاکٹر انوار احمد، "اقبال کا حرفِ تمنا" از شمیم حنفی، "اقبال کا تصور وقت" از علی سردار جعفری، "اسفار اقبال، مقاصد اور اہم واقعات" از عبد اللہ شاہ ہاشمی، "اقبال اور تیسری دنیا" از ڈاکٹر انعام الحق کوثر وغیرہ جیسے وقیع مضامین زیرِ نظر اقبال نمبر کی اہمیت اور بڑھا دیتے ہیں۔

مذکورہ بالا مضامین میں فکر اقبال کی کئی نئی جہتوں پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مثلاً خواجہ محمد زکریا نے اقبال کی شاعری کے فنی پہلوؤں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ہیئت کے تجربات کو اجاگر کیا ہے۔ اقبال نے شاعری کی روایت اور اس سے ہٹ کر کچھ نئی ہیئتوں کو ملا جلا کر ان میں جدت پیدا کرنے کی کاوش کی ہے۔ اس جدت میں اقبال کا اپنا ایک منفرد رنگ جھلکتا ہے جو ان کی پہچان ہے۔ ڈاکٹر انعام الحق نے اقبال کی فکر کو تیسری دنیا کے مسائل کے تناظر میں دیکھا ہے، علی سردار جعفری نے اقبال کی شاعری میں فلسفہ وقت کی اہمیت اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔ علاوہ ازیں شاعری میں اقبال کو خراج تحسین پیش کرنے والوں میں حفیظ جالندھری، طاہر تونسوی وغیرہ کا نام قابل ذکر ہے۔ گوشۂ طلبا الگ ہے جس میں طلبا کے مضامین بھی شامل ہیں۔(۲۳)

"کشتِ نو" کے زیرِ عنوان زرعی یونی ورسٹی، فیصل آباد نے جشن اقبال کے سلسلے میں خاصا ضخیم اقبال نمبر شائع

کر کے اقبال سے اپنی عقیدت اور محبت کا اظہار کیا۔ آغاز میں یونی ورسٹی کے وائس چانسلر، ڈاکٹر جاوید اقبال (فرزندِ اقبال) اور مصور اقبال اسلم کمال کے اقبال کے حوالے سے انٹرویو دیے گئے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان (سائنس دان) کا پیغام بھی دیا گیا ہے۔ شمارے کو اسلم کمال کے فن پاروں سے مزین کیا گیا۔ سرورق بھی ان کے فن کا شاہکار ہے۔ اسلم کمال کے فن کے یہ نمونے اقبال اکادمی کی آرٹ گیلری سے شکریہ کے ساتھ لیے گئے ہیں۔ جب معروف اقبال شناس جرمن خاتون ڈاکٹر این میری شمل پاکستان آئیں تو حکومت پاکستان کی طرف سے انھیں اسلم کمال کے فن پارے کا تحفہ دیا تو ڈاکٹر شمل نے اسلم کمال کے فن کی تعریف ان الفاظ میں کی:

"اسلم کمال لکھے ہوئے الفاظ کو تصویر کی طرح دیکھتا ہے۔"(۲۴)

اس شمارے میں اقبال کی زندگی کے یادگار لمحات کی تصاویر بھی دی گئی ہیں۔ زیرِ نظر شمارے میں ایک پنجابی اور انگریزی حصہ بھی ہے۔ پنجابی حصے میں اقبال کی عقیدت میں کہی گئی چند نظمیں دی گئی ہیں۔ انگریزی حصہ میں طلبا اور اساتذہ کے مضامین شامل کیے گئے ہیں۔

ایک سو پچیس سالہ جشن ولادت اقبال کے موقع پر ماہنامہ "دعوت" نے بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، اسلام آباد کے زیرِ اہتمام اقبال نمبر شائع کیا۔ اس میں ایسے مضامین شامل ہیں جو عصر حاضر کے تناظر میں فکر اقبال کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔ مثلاً "تہذیبوں کا تقابلی مطالعہ: فکرِ اقبال کی روشنی میں" از ڈاکٹر عبدالمغنی، "علامہ اقبال اور مسلم تشخص" از ڈاکٹر خالد علوی، "علامہ اقبال اور اتحادِ ملت" از ڈاکٹر انعام الحق کوثر وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔ ڈاکٹر عبدالمغنی نے اپنے مضمون میں مشرقی اور مغربی تہذیبوں کے حوالے سے اقبال کے نظریات کو ان کے کلام کی مدد سے واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ اقبال نے جب مغربی تہذیب کو قریب سے دیکھا تو انھیں اس کے منفی پہلو زیادہ واضح نظر آئے انھیں معلوم ہو گیا کہ دنیا کی کوئی بھی تہذیب ہو اس کا اسلامی تہذیب سے مقابلہ نہیں کیا جا سکتا جس کی وجہ سے پھر ان کے نظریات میں ایک انقلابی تبدیلی آئی اور ان کا اسلامی تہذیب کی طرف زیادہ جھکاؤ ہو گیا۔ علاوہ ازیں طلبا نے بھی اپنے اپنے انداز میں اقبال کو خراج تحسین پیش کیا۔(۲۵)

فاطمہ جناح میڈیکل کالج، لاہور نے بھی "وین گارڈ" رسالے کا جشن اقبال کے موقع پر خصوصی نمبر شائع کیا، جس میں طالبات اور اساتذہ کے فکر اقبال کے مختلف موضوعات پر مقالات شامل کیے گئے۔(۲۶)

ایک سو پچیس سالہ جشن ولادت اقبال کے موقع پر پاکستان کے تعلیمی اداروں سے شائع ہونے والے رسائل کے نادر اقبال نمبروں سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اقبال نہ صرف بیسویں صدی کے شاعر تھے بلکہ اکیسویں صدی کے آغاز سے ہی جشن اقبال کے ذریعے یہ ثابت ہوا کہ وہ بیسویں صدی سے بھی زیادہ اکیسویں صدی کے اردو ادب

کے مقبول و معروف شاعر ہیں، جن پر صرف ادبی حلقے میں ہی بہت زیادہ تحقیقی و تنقیدی کام نہیں ہوا بلکہ مختلف شعبہ ہائے زندگی میں بھی جشنِ اقبال کو جوش و خروش سے منایا گیا اور ان سے محبت و عقیدت کا اظہار کیا گیا۔

الغرض تعلیمی اداروں سے شائع ہونے والے اقبال نمبروں میں کئی تو ادب میں بہت یادگار اور وقیع حیثیت رکھتے ہیں، مثلاً "الماس"، "خیابان" کا نوادر نمبر، "لب جو"، "علم کی روشنی" وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ "خیابان" کا اقبال نمبر مذکورہ بالا تمام اقبال نمبروں میں اپنا خاص مقام رکھتا ہے کیونکہ اس میں بہت سی ایسی نادر و نایاب تحریریں شامل ہیں جو اس سے قبل قارئین ادب کی نگاہوں سے اوجھل تھیں۔ اس کے علاوہ "الماس"، "کشتِ نو"، "لب جو"، "علم کی روشنی" اور "قنوان" وغیرہ جیسے جرائد کے اہم نادر معلومات پر مبنی مضامین اقبالیاتی ادب میں اپنا خاص مقام رکھتے ہیں۔ اکیسویں صدی کے بھی ابتدائی بیس برس تو گزر چکے اور ملت اسلامیہ آج جس مشکل دور سے گزر رہی ہے اس لحاظ سے اقبال کا پیغام آج بیسویں صدی سے بھی زیادہ اہمیت و حیثیت رکھتا ہے۔ آج بھی ہمارے تعلیمی اداروں میں نسل نو کے ذہنوں کی آبیاری کے لیے اس پائے کے جرائد کی ضرورت ہے جس میں فکر اقبال پر تحقیقی و تنقیدی مقالات شائع کیے جائیں۔ صرف اقبال کے جشن اور یوم اقبال منا لینے سے ہی اقبال سے محبت کا اظہار نہیں ہو گا بلکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان کے پیغام کو صحیح طرح سے سمجھیں اس پر عمل کریں اور ان کے مشن کو آگے بڑھائیں کیونکہ اقبال کا پیغام بھی وہی ہے جو قرآن کا پیغام ابدی ہے۔ بقول اقبال:

وقتِ فرصت ہے کہاں، کام ابھی باقی ہے
نورِ توحید کا اِتمام ابھی باقی ہے(۲۷)

حوالہ جات

۱۔ ڈاکٹر سلیم اختر، مرتب، اقبال ممدوحِ عالم، (لاہور: بزم اقبال، ۱۹۷۸ء)، ص۷۶
۲۔ ایضاً، اقبال شخصیت، افکار و تصورات: مطالعہ کا نیا تناظر، (لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۳ء)، ص۲۹۴
۳۔ نیرنگ خیال، (لاہور: اقبال نمبر، شمارہ ۹۹۔۱۰۰، جلد ۱۳، ستمبر اکتوبر ۱۹۳۲ء) ص۵
۴۔ نور التعلیم، گورنمنٹ نارمل سکول، (گکھڑ: اقبال نمبر، مارچ اپریل ۱۹۳۸ء)، ص۶
۵۔ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، چند نادر اقبال نمبر مشمولہ تحصیل، کراچی، شمارہ اوّل، جلد اوّل، جولائی دسمبر ۲۰۱۷ء، ص۱۴۱۔۱۵۸
۶۔ ڈاکٹر محمد یوسف خشک، سندھ میں اقبال شناسی مشمولہ الماس، اکتوبر ۲۰۰۲ء، اقبال نمبر، شاہ عبداللطیف بھٹائی یونی ورسٹی، خیرپور
۷۔ ایضاً، ص۳۱۔۳۹

۸۔ محمد سہیل عمر، خطبات اقبال نئے تناظر میں، (لاہور: اقبال اکادمی، ۱۹۹۶ء)، ص ۱۰
۹۔ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، اقبالیاتی جائزے، (لاہور: گلوب پبلشرز، ۱۹۹۰ء)، ص ۱۴۵
۱۰۔ ڈاکٹر سلیم اختر، اقبال کا مثالی انسان مشمولہ الماس، محولہ بالا
۱۱۔ خیابان، ۲۰۰۳ء، نوادرِ اقبال نمبر، جامعہ پشاور، ص ۸
۱۲۔ ایضاً
۱۳۔ ایضاً ص ۸۔۹
۱۴۔ ایضاً ص ۱۶۲
۱۵۔ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، مرتب، جامعات میں اردو تحقیق، (اسلام آباد: ہائر ایجوکیشن کمیشن، ۲۰۰۸ء)، ص ۳۱۔۴۹
۱۶۔ جگن ناتھ آزاد، اقبال کا سفر بہار مشمولہ خیابان، محولہ بالا، ص ۱۵۲
۱۷۔ ایضاً ص ۷۸۔۱۳۸
۱۸۔ فتح محمد ملک، علامہ اقبال کا خطبہ الٰہ آباد مشمولہ علم کی روشنی، اقبال نمبر، (اسلام آباد: علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی، ۲۰۰۲ء)، ص ۲۰
۱۹۔ ڈاکٹر خالد آفتاب، ابتدائیہ مشمولہ اقبال: مشرق و مغرب کی نظر میں، (لاہور: سوندھی ٹرانسلیشن سوسائٹی، گورنمنٹ کالج، لاہور، دسمبر ۲۰۰۲ء)، ص ۲
۲۰۔ فتح محمد ملک، مسجد قرطبہ — ایک سلسلہ خیال کے تعاقب میں مشمولہ سر سیدین، اقبال نمبر، ۲۰۰۲ء، ایف جی سر سید کالج، راولپنڈی، ص ۲۰
۲۱۔ لب جو، نومبر ۲۰۰۲ء، اقبال نمبر، گورنمنٹ اسلامیہ کالج، سانگلہ ہل، ص ۱۰
۲۲۔ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، اقبال شناسی اکیسویں صدی کے پہلے سال میں مشمولہ النخیل، ۲۰۰۲ء۔۲۰۰۳ء، اقبال نمبر، گورنمنٹ ولایت حسین اسلامیہ ڈگری کالج، ملتان، ص ۱۱۔۱۷
۲۳۔ ڈاکٹر انعام الحق کوثر، اقبال اور تیسری دنیا مشمولہ قنوان، ۲۰۰۲ء، اقبال نمبر، گورنمنٹ ملّت کالج، ملتان، ص ۱۸
۲۵۔ اسلم کمال، پیغام مشمولہ کشتِ نو، اقبال نمبر ۲۰۰۳ء، زرعی یونی ورسٹی، فیصل آباد، ص ۴۷۔۳
۲۶۔ عبدالمغنی، فکر اقبال کی روشنی میں مشمولہ دعوت، شمارہ ۶، جلد ۹، نومبر ۲۰۰۲ء، اقبال نمبر، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، ص ۴۰
۲۶۔ وین گارڈ، ۱۹۷۷ء، اقبال نمبر، فاطمہ جناح میڈیکل کالج، لاہور
۲۷۔ ڈاکٹر علامہ محمد اقبال، کلیاتِ اقبال (اردو)، (لاہور: اقبال اکادمی، ۱۹۹۴ء)، ص ۲۳۶

مآخذ

۱۔ اختر، سلیم، ڈاکٹر، (مرتب)، اقبال ممدوحِ عالم، لاہور: بزم اقبال، ۱۹۷۸ء
۲۔ ـــــــ، اقبال، شخصیت، افکار و تصورات: مطالعہ کا نیا تناظر، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۳ء
۳۔ عمر، محمد سہیل، خطبات اقبال نئے تناظر میں، لاہور: اقبال اکادمی، ۱۹۹۶ء
۴۔ ہاشمی، رفیع الدین، ڈاکٹر، اقبالیاتی جائزے، لاہور: گلوب پبلشرز، ۱۹۹۰ء

۱۵۔ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، مرتب، جامعات میں اردو تحقیق، (اسلام آباد: ہائر ایجوکیشن کمیشن، ۲۰۰۸ء)، ص ۳۱۔۴۹
۵۔ اقبال، محمد، ڈاکٹر علامہ، کلیاتِ اقبال (اردو)، لاہور: اقبال اکادمی، ۱۹۹۴ء
۱۹۔ ڈاکٹر خالد آفتاب، ابتدائیہ مشمولہ اقبال: مشرق و مغرب کی نظر میں، (لاہور: سوندھی ٹرانسلیشن سوسائٹی، گورنمنٹ کالج، لاہور، دسمبر ۲۰۰۲ء)، ص ۲

رسائل و جرائد

۱۔ الماس، اکتوبر ۲۰۰۲ء، اقبال نمبر، شاہ عبد اللطیف بھٹائی یونی ورسٹی، خیر پور
۲۔ النخیل، ۲۰۰۲ء۔۲۰۰۳ء، اقبال نمبر، گورنمنٹ ولایت حسین اسلامیہ ڈگری کالج، ملتان
۳۔ تحصیل، کراچی، شمارہ اوّل، جلد اوّل، جولائی دسمبر ۲۰۱۷ء
۴۔ خیابان، ۲۰۰۳ء، نوادرِ اقبال نمبر، جامعہ پشاور
۵۔ دعوت، شمارہ ۶، جلد ۹، نومبر ۲۰۰۲ء، اقبال نمبر، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد
۶۔ سرسیدین، اقبال نمبر، ۲۰۰۲ء، ایف جی سرسید کالج، راولپنڈی
۷۔ علم کی روشنی، ۲۰۰۲ء، اقبال نمبر، علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی، اسلام آباد
۸۔ قنوان، ۲۰۰۲ء، اقبال نمبر، گورنمنٹ ملّت کالج، ملتان
۹۔ کشتِ نو، اقبال نمبر ۲۰۰۳ء، زرعی یونی ورسٹی، فیصل آباد
۱۰۔ لب جو، نومبر ۲۰۰۲ء، اقبال نمبر، گورنمنٹ اسلامیہ کالج، سانگلہ ہل
۱۱۔ نور التعلیم، مارچ اپریل ۱۹۳۸ء، اقبال نمبر، گورنمنٹ نارمل سکول، گکھڑ ۱۹۳۸ء
۱۲۔ نیرنگ خیال، لاہور، اقبال نمبر، شمارہ ۹۹۔۱۰۰، جلد ۱۳، ستمبر اکتوبر ۱۹۳۲ء
۱۳۔ وین گارڈ، ۱۹۷۷ء، اقبال نمبر، فاطمہ جناح میڈیکل کالج، لاہور